



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فسادات کا سلسلہ انگریزوں کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے

الحجاب بعون الوہاب بشرط صحیحہ السؤال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

ہمارے یہاں محولہ استفتاء نہیں پہنچا ہے۔ کاش آپ نے اپنے رف کی نقل میرے یہاں بھیج دی ہوتی۔ یہ استفتاء عجیب و غریب ہے۔ فسادات کا سلسلہ انگریزوں کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔ البتہ اب زیادہ ہو گیا ہے، لیکن اب تک یعنی: اب سے پہلے کسی کے بھی ذہن و دماغ میں اس قسم کا سوال ابھرا تھا۔ بہر حال استفتاء کا جواب مختصر لکھا جاتا ہے۔ رسید سے مطلع کیجیے۔

مسلمان کہلانے والوں میں اکثر جگہ کچھ نام کے مسلمان اور غنڈے قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کو دین اور مذہب سے کوئی لگاؤ اور تعلق نہیں ہوتا۔ ان کا مقصد حیات محض سلب و نسب اور خواب و غوروش اور افساد فی الارض (1) ہوتا ہے۔ بعض مقامات میں فساد کا شوشہ یا اس کی ابتداء کسی نہ کسی شکل میں انہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس طرح انتقام فساد اور قتل و نسب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں فساد کی ابتداء کرنے والے نام کے مسلمان مارے جاتے ہیں۔ ان میں سے فساد کا شوشہ پھوڑنے والے نام کے مسلمان غنڈے جو قتل اور تہریق کی زد میں آ جاتے ہیں وہ قطعاً انہی کی شہید نہیں کہے جاسکتے۔ وہ انہی کی شہادت کے مستحق نہیں ہیں اور ان کو شہادت کا اجر حاصل نہیں ہوگا۔ رنگے در سرے واقعی مسلمان مرد اور عورتیں اوبیکے جو دشمنوں کے ہاتھ مارے جلائے جائیں وہ یقیناً بلاشبہ مظلوم اور شہید فی حکم الاخرۃ ہیں۔ اور جس فساد زدہ مقامات میں مسلمانوں کی طرف سے کسی قسم کی ابتداء کے بغیر، غیر مسلم فسادوں کی ایک منظم سازش اور منصوبہ کے تحت ایک شوشہ پھوڑ کر فساد شروع کر دیا گیا اور مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا یا گیا ہو، ایسے مقامات میں جو مسلمان بھی اپنی جان اور مال اور عزت و آبرو کا بچاؤ اور حفاظت کرنے کی حالت میں مارے جاتے یا نہتے ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کرنے کے باوجود مارا جائے یا مخصوص بوڑھے، بیمار، کمزور اور بچے و مستورات۔ یہ سب کے سب مارے جانے کی صورت میں انہی کی شہادت سے شہید کہے جائیں گے اور ان کو شہید کا اجر حاصل ہوگا۔ ارشاد ہے: ”من قتل دون دینہ فوشید، ومن قتل دون مالہ فوشید، ومن قتل دون دمہ وعرضہ ونفسہ فوشید،“ (بخاری مع النسخ کتاب المظالم باب من قتل دون مالہ (2480 1 108) (اوکا قال) اور ارشاد ہے: ”الفرق شہید و المہرق شہید، الخ“ (مسلم کتاب الجنازہ باب ما جاء فی الشہداء من حم؟ 3 (1063) 377 والوداؤد، کتاب الجنازہ باب فی فصل مات فی الطاعون 3 (1111) 482 -

(2) **ان مظلوم و شہداء فی حکم الاخرۃ** کی مالی امداد اور ان کے ساتھ ہمدردی اور ان کی خدمت کرنا، یا ان کے معصوم بچوں کی تعلیم و تربیت و کفالت اور ان کی بیوہ عورتوں کی مدد کرنا، یقیناً از روئے شرع باعث اجر و ثواب ہے۔ (3) کچھ لوگ جو بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور صوم و صلوة کے پابند اور دوسرے ظاہری احکام شرعیہ سے آراستہ ہیں۔ ان لوگوں کا یہ کہنا کہ فسادات میں مارے جانے والا ملک ہونے یا لوٹے جانے والے مسلمانوں (3) پر اللہ عذاب نازل ہوا ہے، اور جس قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہو، اس کی خدمت کرنا اور اس کو کسی کی مدد دینا یا اس کے ساتھ ہمدردی کرنا، اللہ کے عذاب کو دعوت دینا اور اس کے غضب کو بھڑکانا ہے۔ لہذا ان سے کسی بھی قسم کی مدد دینا یا اس کے ساتھ ہمدردی کرنا یا کسی بھی طریقہ پر ان کی اعانت کرنا غلط ہے، ہمارے نزدیک ان مقرر لوگوں کا، علی الاطلاق یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔

عہد نبوت سے لے کر اب تک ہر زمانے میں کسی نہ کسی مقام مسلمانوں پر عمومی مصیبت اور بلیہ نازل ہوتی رہی ہے، اور وہ مختلف مصائب و محن میں مبتلا ہوتے رہے ہیں۔ اسلامی حکومتوں میں مسلمان مجرموں کو سزا کے طور پر قید و بند میں رکھا جاتا اور رحم و قصاص اور قطعید کی اور مجرمین کو تصلیب وغیرہ کی سزائیں دی جاتیں۔ اگر یہ سب کچھ بطور عذاب الہی و غضب الہی خداوندی کے تھا اور ہے، تو پھر ان کے ساتھ کسی قسم کی بھی ہمدردی اور ان کے بچوں اور عورتوں کی کسی قسم کی اعانت، حتیٰ کہ کسی و باء عام (طاعون، بیضہ، یرقان، چچک وغیرہ) میں مرنے والوں اور کسی مرحوم و مقتول فی القصاص کے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھنی چلیے۔ اور نہ کسی مسلم یا غیر مسلم اسیر کو کھانا اور کپڑے دینا چائے۔ کیوں کہ یہ سب ان مقررین کے بقول عذاب الہی کے شکار ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ یا ان کے بیوی بچوں کے ساتھ ہمدردی اور ان کی کسی طرح کی خدمت کرنا اللہ کی عذاب کو دعوت دینا اور خداوندی کو بھڑکانا ہوگا۔

ان مقرر لوگوں کی جانب سکونت میں بھی کچھ نالائق قسم کے مسلمانوں غیر مسلموں کے خلاف اگر کوئی شوشہ پھوڑ دیں، اور اس کی وجہ سے انتقام واپاں پر فساد پھیل جائے اور اس فساد عام کی زد میں بے قصور مسلمان یا مخصوص مقرر کشمگان کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے؟ کیا یہ لوگ بھی معذب من عند اللہ اور غضب خداوندی کے مستحق اور مورتھے؟ اس تیسرے سوال کا جواب بہت محتاج تفصیل ہے۔

میں اپنی حالت کی بنا پر مزید کچھ لکھوانے سے قاصر ہو رہا ہوں۔ آپ کو بتا کید لکھا جاتا ہے کہ اپنے مستحق کو میرے جواب کی نقل نہ بھیجیں، نہ میری طرف نسبت کے ساتھ، نہ بغیر نسبت کے۔ بلکہ آپ کی تحقیق میں جو کچھ صحیح معلوم ہوا بھی لکھیں اور بھیجیں۔

الاکرانی والہ اللہ کے در کا ایک بھکاری اور حقیر غلام

(مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا محمد امین اثری) (ص: 140 141 142)

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 32

محدث فتویٰ

